فون نمبر ۹۰۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ — ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۸ وفا ۱۳۴۵ھش ۹ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۸ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۷۳

اخبارِ احمدیہ

—۰ اسلام آباد ۲۶ جولائی بوقت سوا دس بجے دن بذریعہ فون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اب دردِ گردہ کی تکلیف سے آرام ہے۔ اور آپ کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

—۰ ربوہ ۲۷ جولائی۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو دن میں ایک دو مرتبہ گھبراہٹ کا دورہ ہو جاتا ہے۔ رات کو نیند بھی اچاٹ ہو جاتی ہے۔ کمزوری بھی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—۰ مکرم مولوی احمد شمشیر صاحب سوکیہ جامعہ احمدیہ میں چار سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد مورخہ ۲۸/۷/۶۶ بروز جمعرات بذریعہ جناب ایکسپریس ماریشس کے لئے روانہ ہو رہے ہیں آپ ۱۹۶۲ء میں ماریشس سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ربوہ تشریف لائے تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اسٹیشن پر تشریف لاکر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

—۰ ربوہ ۲۷ جولائی۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر کی والدہ صاحبہ شدید بیمار ہیں۔ اور بغرض علاج فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—۰ ربوہ — نیروبی دفتر انیا مشرقی افریقہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ ہفتہ مکرم مبارک سلیم احمد صاحب اور عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالامال فرمائے آمین

—۰ ربوہ ۲۷ جولائی (۹ بجے صبح) یہاں گزشتہ دو روز تھوڑی تھوڑی دیر ہلکی بارش ہوئی۔ گو مطلع قریباً تمام دن ہی ابر آلود رہا۔ آج صبح گہرا بادل گھر آیا۔ اور پونے سات بجے سے پونے آٹھ بجے تک خوب تیز بارش ہوئی۔ اس کے بعد سے تادم تحریر مسلسل ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی راہ میں مجاہدہ کرنا ایک ایسی لذت ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ ہر مومن کو بلاتا ہے

اس لذت کا مزہ چکھو اور یاد رکھو کہ تلاش کرنیوالے پا لیتے ہیں

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی ایک عجیب نمونہ ہے۔ اور ایک پہلو سے ساری زندگی ہی تکلیفات میں گزری بجنگ اُحد میں آپ اکیلے ہی تھے۔ لڑائی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی نسبت رسول اللہ ظاہر کرنا آپ کی کس درجہ کی شوکت، جرأت اور استقامت کو بتاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ انسان جب تک اس کوچہ میں داخل نہ ہو اسے لذت ہی نہیں آتی۔ یہ ایک ایسی لذت ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ ہر مومن کو بلاتا ہے جس طرح اور لذتوں کا مزا چکھتے ہو اس کا بھی مزا چکھو اور تلاش کرنیوالے پا لیتے ہیں۔ اس طرف سے اگر تکاہل اور تساہل ہوگا تو ادھر سے بھی حرکت نہ ہوگی۔ اِدھر سے مجاہدہ ہوگا تو اُدھر سے بھی حرکت ہوگی۔ مجاہدہ ایک ایسی شے ہے کہ اس کے بدوں انسان کسی ترقی کے بلند مقام کو پا نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔ غرض مجاہدہ کرو اور خدا میں ہو کر کرو تاکہ خدا تعالیٰ کی راہیں تم پر کھلیں اور ان راہوں پر چل کر تم اس لذت کو حاصل کر سکو جو خدا میں ملتی ہے اس مقام پر مصائب اور مشکلات کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ یہ وہ مقام ہے جس کو قرآن شریف کی اصطلاح میں شہید کہتے ہیں..... شہید کے معنی یہ ہیں کہ اس مقام پر اللہ تعالیٰ ایک خاص قسم کی استقامت مومن کو عطا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر مصیبت اور تکلیف کو ایک لذت کے ساتھ برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے پس اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں منعم علیہ گروہ میں سے شہیدوں کا گروہ بھی ہے اور اس سے یہی مراد ہے کہ استقامت عطا ہو جو جان تک دے دینے میں بھی قدم کو نہ ہلنے دے۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد خورشید پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۶ء

میں احمدی کیوں ہوا ہوں

ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ روزانہ نہیں تو ہفتہ میں ایک بار اپنا محاسبہ کرتا رہے کہ میں احمدی کیوں ہوا ہوں۔ احمدی ہونے سے مطلب یہ ہے کہ میں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو کیوں اختیار کیا ہے۔ یہ محاسبہ یقیناً اس میں ایک جوش پیدا کرے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی انسان کسی مقصد کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو اس میں اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب وہ ہر وقت اس مقصد کو اپنے سامنے رکھے چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ایک خاص مقصد کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اور آپ نے الٰہی حکم سے ایک جماعت بنائی ہے۔ جو اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے ایک احمدی کو لازم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جس مقصد کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اور آپ نے جس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ بنائی ہے۔ جماعت کا ہر فرد اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھے۔ اور جو فعل یا حرکت اس سے سرزد ہو۔ وہ کم از کم ایسی ہونی چاہیئے۔ جو اس مقصد کے راستہ میں حائل نہ ہو بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ایک احمدی کا ہر فعل اس مقصد کے حصول کے لئے ہونا چاہیئے۔ مثلاً وہ اگر کوئی روزی کمانے کا ذریعہ اختیار کرتا ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ وہ محض اس مقصد کے لئے اس کو اختیار کرے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو مقصد تھا آپ نے اسی مقصد کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لی تھی۔ اور جو جماعت آپ نے صحابہ کرامؓ کی بنائی۔ آپ نے اس مقصد کے لئے بنائی۔ اور آپ نے زبان سے اور اپنے اعمال سے وہی روح اپنے صحابہ کرامؓ میں پھونک دی۔ اور ان کو اسی مقصد کے حصول کے لئے کوشاں اور جوشاں کر دیا۔

قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقصد حیات کی مختصر مگر جچی تلی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین
لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین

(سورہ انعام آیت ۱۶۳)

یعنی اے ہمارے رسول لوگوں کو بتا دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور مجھے اس امر کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔

یہ عظیم الشان مقصد ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔ اور یہ مقصد اللہ تعالےٰ کے حکم سے تھا۔ اور آپ جو کچھ کرتے تھے اسی مقصد کو سامنے رکھ کر کرتے تھے۔ دوسرے لفظوں میں آپ نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور آپ سب سے پہلے اس حکم پر عمل کر کے دکھاتے تھے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوتا تھا۔

حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

اس کا نتیجہ یہی ہوا کہ آپ کی جماعت کے ہر فرد نے جو خلوص دلی سے ایمان لایا آپ کا تتبع کرنا اپنا مقصد بنا لیا یعنی جو آپ کا مقصد حیات تھا اسی کو آپ کے صحابہ کرامؓ نے اختیار کر لیا۔ اور اطاعت کا مقدس سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو اس وقت تک چلا آتا ہے۔ اور جس کا قیام قیامت چلا جائے گا اور کبھی ختم نہ ہو گا۔

آپ کی بعثت سے لے کر آج تک غیر منقطع یہ سلسلہ چلا آیا ہے۔ ہر زمانہ میں آپ کے نمونہ پر چلنے والے علماء صلحاء و ائمہ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ چراغ سے چراغ جلتا آیا ہے اور جب کبھی اللہ تعالےٰ نے حالات کے مطابق لازم سمجھا۔ اس نے خود آپ کا تتبع کرنے والا ایسا انسان مبعوث کیا تا کہ اس نور کو جو مادہ پرستی کے غبار میں دھندلا گیا ہے پھر تیز تر کر دیا جائے۔ چنانچہ مجددین آتے رہے ہیں۔ جو ہر زمانہ میں اسلام کی تجدید کرتے رہے ہیں۔ اور جو لوگ ان کے گرد جمع ہوتے رہے ہیں وہ بھی اسی مقدس جذبہ سے بھرپور رہتے رہے ہیں۔

اسلامی تاریخ کے تاریک سے تاریک زمانہ میں بھی اہل اللہ موجود رہے ہیں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے الٰہی مقصد وہ مقصد جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے سامنے رکھا تھا پیش نظر رکھتے رہے ہیں اور

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین
ولاشریک لہ

پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ وہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان کر دیتے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اور صرف اللہ تعالےٰ کے لئے جیتے اور اسی کی خاطر جان بحق ہوتے رہے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں جب کہ کفر کی تاریکیاں بہت بڑھ گئی ہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ جنہوں نے پورے زور شور سے یہی مقصد اپنے پیش نظر رکھا اور جماعت احمدیہ کو تیار کیا۔ تا کہ یہ جماعت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پھر دنیا کے سامنے پیش کرے۔

الغرض ایک احمدی کے لئے سب سے پہلے جو سوچنے کی بات ہے اور جس پر اس کو ہر وقت غور کرنا چاہیئے وہ وہی مقصد حیات ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصد حیات تھا جو آپ کے ذریعہ آپ کے صحابہ کرامؓ کا مقصد حیات بنا اور پھر تیرہ چودہ سو سال میں ائمہ اسلام اور مجددین کا مقصد بنا اور ان کے ساتھیوں کا مقصد بنا اور آج وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہر احمدی کا مقصد حیات ہے اور وہ یہی ہے کہ

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین
ولاشریک لہ۔

یہاں لاشریک لہ کا ٹکڑا نہایت پر معانی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک خدا پرست انسان کا جو مقصد حیات ہے اس میں کسی دنیوی مفاد کی ملونی نہیں ہو سکتی بلکہ اس کو خالص رب العالمین کے لئے وقف ہو جانا چاہیئے۔ تمام الٰہی پیشوایان مذہب اور ان کی جماعتوں کا یہی مقصد حیات ہوتا ہے۔ وہ اور اس کی جماعت سراسر اللہ تعالےٰ کے ہو جاتی ہے۔ کوئی مصلحت کوئی دنیوی فائدہ ان کے راستہ میں حائل نہیں ہوتا۔ ان کا اوڑھنا بچھونا صرف یہی مقصد بن جاتا ہے۔

الغرض ہر احمدی دوست کو سوچنا چاہیئے کہ میں کیوں احمدی ہوں اس پر واضح ہو جائے گا۔ کہ چونکہ وہ ایسی جماعت کا فرد ہے۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تجدید واحیائے اسلام کے لئے کھڑا کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ امر اس کے ذہن نشین ہو جائے گا کہ وہ کسی دنیوی فائدہ کے لئے احمدی نہیں ہوا بلکہ وہ بھی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرامؓ اور مختلف زمانے میں پیدا ہونے والے صلحاء و علماء و مجددین و ائمہ رحمہم اللہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس لئے کھڑا ہوا ہے کہ وہ اپنا سب کچھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کر دے۔ اس کا ہر عمل خدا کے لئے ہو۔ اس کی نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اللہ تعالےٰ کے لئے ہو۔ اور اس کی کمائی اس کے قوےٰ سب کچھ اسی ذات پر قربان کرنے کے لئے ہے۔

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ اخبار کو جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپ کے اپنے اقوال کی روشنی میں

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ مدظلہا العالی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر وہی قلم اٹھا سکتا ہے جس نے آپ کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہو اور آپ کا زمانہ پایا ہو۔ بعد میں آنے والے تو صحابہ کے اقوال یا روایات سے ہی آپ کی سیرت کے متعلق کچھ لکھ سکتے ہیں اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کی سیرت کے متعلق وہی باتیں لکھوں جو آپ نے اپنے متعلق خود فرمائی ہیں۔ اس میں کیا شک ہے کہ آپ کے اپنے منہ سے نکلی ہوئی باتوں سے بڑھ کر اور کیا سند ہو سکتی ہے۔ پس اس مضمون میں آپ کی سیرت کے متعلق میں نے وہ تمام اقوال یا تحریرات جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو خود آپ کے منہ سے نکلے ہوئے ہیں یا آپ کے قلم سے تحریر کردہ ہیں۔

ایک شُبہ کا ازالہ

مضمون کی تفصیل میں جانے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس درج کرتی ہوں تا کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ اپنے اوصاف اپنے منہ سے بیان کرنا خودستائی ہے جو ناپسندیدہ امر ہے۔ وصف وہی سمجھا جائے گا جو دوسرے بیان کریں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر انسان کا ایک مقام نہیں ہوتا۔ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں اور انبیاء کو وہ مقام عطا ہوتا ہے جب وہ خود اپنی تعریف اور اپنے اخلاق کو دنیا کے سامنے بیان کرنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں تا دنیا ان سے واقف ہو اور ان کی اتباع کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک اعتراض ہم پر یہ ہوتا ہے کہ اپنی تعریف کرتے ہیں اور اپنے آپکو مطہر، برگزیدہ قرار دیتے ہیں۔ اب ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ خدا جو امر ہمیں فرماتا ہے کیا ہم اس کی نافرمانی کریں۔ اگر ان باتوں کا اظہار نہ کریں تو معصیت میں داخل ہو۔ قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کیا الفاظ اللہ تعالےٰ نے آپ کی شان میں فرمائے ہیں۔ ان لوگوں کے خیال کے مطابق تو وہ خودستائی ہوگی۔

خودستائی کرنے والا حق سے دُور ہوتا ہے مگر جب خدا تعالےٰ فرمائے تو پھر کیا کیا جائے۔ یہ اعتراض ان نادانوں کا صرف مجھ پر ہی نہیں ہے بلکہ آدم سے لے کر جس قدر نبی۔ رسول۔ اذکیا اور مامور گزرے ہیں سب پر ہے۔ ذرا غور کرنے سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ جسے خدا تعالےٰ مامور کرتا ہے ضرور ہے کہ اس کے لئے اجتباء اور اصطفاء ہو اور کچھ نہ کچھ اس میں ضرور خصوصیت چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کل مخلوق میں سے اسے برگزیدہ کرے"۔

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۰۶)

تعلق باللہ

کسی انسان کے اخلاقِ فاضلہ اور سیرت پر نظر ڈالتے ہوئے سب سے پہلے اس کا جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق ہے وہی ذہن میں آتا ہے۔ جب ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی پڑھتے ہیں تو آپ کی ساری زندگی انّ صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین کے گرد گھومتی نظر آتی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا پہلو آپ کا اللہ تعالےٰ سے تعلق اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکّل ہے۔ اللہ تعالےٰ سے آپ کے تعلق نیز اللہ تعالےٰ کی طرف سے سینکڑوں الہامات اور نشانات جو آپ کے لئے ظہور میں آئے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی تحریر کر چکی ہوں اس مضمون میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال جو ان امور پر روشنی ڈالتے ہیں پیش کر رہی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلق باللہ اور توکّل الی اللہ پر آپ کے ہی الفاظ میں ایک واقعہ گہری روشنی ڈالتا ہے۔ ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء سے قبل

"مجھے خوب یاد ہے کہ جس روز ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب قادیان میں حضرت کے مکان کی تلاشی کے لئے آئے تھے اور قبل از وقت اس کا کوئی پتہ اور خبر نہ تھی اور نہ ہو سکتی تھی۔ اس کی صبح کو کہیں سے ہمارے میر صاحب نے سُن لیا کہ آج وارنٹ ہتھکڑی سمیت آئے گا۔ میر صاحب جو اس باختہ سراز پا ناشناختہ حضرت کو اسکی خبر کرنے اندر دوڑے گئے اور غلبۂ رقّت کی وجہ سے بصد مشکل اس ناگوار خبر کے منہ سے برتع اتار اخضرت اس وقت نور القرآن لکھ رہے تھے اور بڑا ہی لطیف اور نازک مضمون در پیش تھا سر اٹھا کر اور مسکرا کر فرمایا کہ

"میر صاحب! لوگ دنیا کی خوشیوں میں چاندی کے کنگن پہنا ہی کرتے ہیں ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے"۔

پھر ذرا تامّل کے بعد فرمایا:۔

"مگر ایسا نہ ہوگا کیونکہ خدا تعالےٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں وہ اپنے خلفائے مامورین کی ایسی رسوائی پسند نہیں کرتا"۔

(از خط حضرت مولوی عبدالکریم صاحب) ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۴۵

اسی طرح اللہ تعالےٰ کے تعلق اور عشق میں آپ فرماتے ہیں:۔

"ابتلاء کے وقت ہمیں اندیشہ اپنی جماعت کے بعض ضعیف دِلوں کا ہوتا ہے میرا تو یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز آوے کہ تُو مخذول ہے اور تیری کوئی مُراد ہم پوری نہ کریں گے تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اُس عشق اور محبتِ الٰہی اور خدمتِ دین میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی اس لئے کہ میں تو اُسے دیکھ چکا ہوں"۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۴۵۷)

اللہ تعالےٰ سے خوف کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے"۔

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۴۶۲)

اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کی راہ میں سختیاں برداشت کرنے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جائے کہ خدا تعالےٰ سے محبت کرنے اور اسکی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذّت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دُکھ کی صورت میں دلایا جائے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لا انتہاء موت سے بڑھ کر اور دُکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے جیسے اگر کوئی بادشاہ عام اعلان کرائے کہ اگر کوئی ماں اپنے بچّے کو دودھ نہ دیگی تو بادشاہ اس سے خوش ہو کر انعام دے گا تو ایک ماں کبھی گوارا نہیں کر سکتی کہ وہ اس انعام کی خواہش اور لالچ میں اپنے بچّے کو ہلاک کرے۔ اسی طرح ایک سچا مسلمان خدا کے حکم سے باہر ہونا اپنے لئے ہلاکت کا موجب سمجھتا ہے خواہ اس کو اس نافرمانی میں کتنی ہی آسائش اور آرام کا وعدہ دیا جائے"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۸۳)

اللہ تعالےٰ پر آپ کو کس قدر توکّل تھا اور اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر کتنا یقین تھا آپ کے مندرجہ ذیل کلمات سے واضح ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا اپنے بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ہرگز نہیں اٹھائے گا جب تک اس کے ہاتھ سے وہ باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کے لئے وہ آیا ہے اسے کسی کی خصومت اور کسی کی بددعا کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی"۔ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۲۴)

ایک دن مجلس مسیح موعود علیہ السلام میں توکّل کی بات چل پڑی جس پر آپ نے فرمایا:-

"مَیں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدّت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی ایسا ہی جب مَیں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقینِ واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے"

اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ:-

"جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق وسرور اللہ تعالیٰ پر توکّل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے مَیں اُس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اسکے کیسہ بھرا ہوا ہو"

اور فرمایا:-

"اُن دنوں میں جبکہ دنیوی مقدمات کی وجہ سے والد صاحب اور بھائی صاحب طرح طرح کے ہموم وغموم میں مبتلا رہتے تھے وہ بسا اوقات میری حالت کو دیکھکر رشک کھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے اسکے نزدیک۔ کوئی غم نہیں آتا"

(ملفوظات جلد ۱ صہ ۳۳۵)

اللہ تعالیٰ پر توکّل کا آپ کے ان جملوں سے کیا عظیم الشان اظہار ہوتا ہے:-

"مگر مَیں نے اپنے پُرزور نشانوں سے دکھایا ہے اور صاف صاف دکھایا ہے کہ زندہ برکات اور زندہ نشانات صرف اسلام کے لئے ہیں مَیں نے بے شمار اشتہار دیئے ہیں اور ایک مرتبہ سولہ ہزار اشتہار شائع کیئے اب ان لوگوں کے ہاتھ میں بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جھوٹے مقدمات کیئے اور قتل کے الزام دیئے اور اپنی طرف سے ہمارے ذلیل کرنے کے منصوبے کرتے تھے مگر عزیز خدا کا بندہ ذلیل کیونکر ہو سکتا ہے جس میں ان لوگوں نے ہماری ذلّت چاہی اسی ذلت سے ہمارے لئے عزّت نکلی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ دیکھو اگر کلارک کا مقدمہ نہ ہوتا تو ابراء کا الہام کیونکر پورا ہوتا"

(ملفوظات جلد ۲ صہ ۸۳-۸۴)

اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ

اللہ تعالیٰ پر آپ کو اتنا بھروسہ تھا کہ آپ کو یقین تھا کہ بغیر مدعا عرض کئے اللہ تعالیٰ آپ کی خواہشات کو پورا فرمائیگا آپ فرماتے ہیں:-

"ہم کو خدا پر اتنا بھروسہ ہے کہ ہم تو اپنے مدعا بھی نہیں کہتے کیونکہ وہ ہمارے حال کو خوب جانتا ہے حضرت ابراہیمؑ کو جب کفّار نے آگ میں ڈالا تو فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ بلیٰ ولٰکن الیکم لا۔ ہاں حاجت تو ہے مگر تمہارے آگے پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ فرشتوں نے کہا اچھا خدا تعالیٰ کے ہی آگے دعا کرو۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا علمہ من حالی حسبی من سوالی۔ وہ میرے حال سے ایسا واقف ہے کہ مجھے سوال کرنے کی ضرورت نہیں"

(ملفوظات جلد ۲ صہ ۲۰۹)

ہر کام کرتے ہوئے آپ کی نیت یہی ہوتی تھی کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا جلال اور اس کی عظمت ظاہر ہو۔ جب آپ نے اپنے بچوں کی قرآن مجید ختم ہونے پر آمین کی تو اس کی بھی غرض یہی تھی کہ اس ذریعہ سے تبلیغ ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لا انتہا فضل اور انعام ہیں۔ اُن کی تحدیث مجھ پر فرض ہے۔ پس مَیں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری غرض اور نیّت اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے۔ یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہیں اس لئے مَیں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوّت اور قرآن کریم کی حقانیت اور خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کلام کو پڑھ لیا تو مجھے کہا گیا اس تقریب پر چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا شکر یہ بھی ہو لکھ دوں۔ مَیں جیسا کہ ابھی کہا ہے اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں۔ مَیں نے اس تقریب کو بہت ہی مبارک سمجھا اور مَیں نے مناسب جانا کہ اس طرح پر تبلیغ کردوں"

(ملفوظات جلد ۴ صہ ۳۲)

یہ دعائیہ اشعار جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے۔ پڑھنے والے جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اسکے احسانات اس کے جلال اور محبّت کے ذکر سے پُر ہیں اور ان کو پڑھ کر انسانی روح وجد میں آکر اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگتی ہیں۔ چند شعر درجِ ذیل کرتی ہوں ؎

حمد وثنا اسی کو جو ذاتِ جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یارِ جانی
دل میں میرے یہی ہے سبحان من یرانی

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اسکی عظمت
لرزاں ہے اہلِ قربت کرّوبیوں پہ ہیبت
ہے عام اسکی رحمت کیونکر ہو شکرِ نعمت
ہم سب ہیں اسکی صنعت اس سے کرو محبت
غیروں سے کرنا الفت کب چاہے اسکی غیرت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ایک دفعہ طاعون کا ذکر ہو رہا ہے حضرت حکیم نورالدین صاحب نے کہا کہ حضور مَیں نے پڑھا ہے یہ جو نئی آبادی بار میں ہوئی ہے اس میں پرانی آبادیوں کے نشانات ملے ہیں اور یہ لکھا ہے کہ یہ قطعات آباد تھے اور طاعون سے ہلاک ہوئے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"خواہ موذی طبع لوگ ہزاروں ہی مر جاویں مگر میرا جی یہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو اور دنیا کو خدا کا پتہ لگے۔ اور ثبوت ملے کہ کوئی قادر خدا بھی موجود ہے"

(ملفوظات جلد ۴ صہ ۹۶)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نصیحت الحبّ للہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعلقات دنیوی بھی خدا تعالیٰ کی خاطر ہی تھے آپ فرماتے ہیں:-

"ہم ہر ایک شے سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو۔ بچے ہوں۔ دوست ہوں سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے"

(ملفوظات جلد ۲ صہ ۸۷)

اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر آپ کو زبردست ایمان تھا آپ فرماتے ہیں:-

"ہم اپنے خدا تعالیٰ پر یہ قوی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیم کی طرح اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو وہ آگ اس کو جلا نہیں سکتی۔ ہمارا مذہب یہی ہے کہ ایک آگ نہیں اگر ہزار آگ بھی ہو تو وہ جلا نہیں سکتی۔ صادق اس میں ڈالا جائے تو ضرور بچ جائے گا۔ ہم کو اگر اس کام کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے آگ میں ڈالا جائے تو ہمارا یقین ہے کہ آگ جلا نہیں سکیگی۔ اور اگر شیروں کے پنجرہ میں ڈالا جائے تو وہ کھا نہیں سکیں گے۔ مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ ہمارا خدا وہ خدا نہیں جو اپنے صادق کی مدد نہ کر سکے بلکہ ہمارا خدا وہ قادر خدا ہے جو اپنے بندوں اور اس کے غیروں میں مابہ الامتیاز رکھ دیتا ہے"

(ملفوظات جلد ۳ صہ ۲۹۰)

اسی طرح ایک دفعہ کسی دشمن کا ذکر تھا کہ شر کرے گا اور حضور کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ فرمایا:-

"ہم اس بات سے کب ڈرتے ہیں وہ بے شک کرے بلکہ ہم خوش ہیں کہ وہ اب کرے کیونکہ ایسے ہی موقع پر اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے نشانات دکھلاتا ہے ہم خوب دیکھ چکے ہیں کہ جب کبھی کسی دشمن نے ہمارے ساتھ بدی کے واسطے منصوبہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اس میں سے ایک نشان ہماری تائید میں ظاہر فرمایا ہمارا بھروسہ خدا پر ہے انسان کچھ چیز نہیں"

(ملفوظات جلد ۹ صہ ۶۶)

(باقی)

درخواستِ دعا

محترمہ شہزادی بیگم صاحبہ بیگم چوہدری محمد نذیر خاں صاحب رئیس ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب تکلیف زیادہ ہوگئی ہے جس کی وجہ سے انہیں برائے علاج لاہور لایا گیا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ واحباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ اور درازی عمر کے لئے دُعا فرمائیں۔

تفسیر صغیر
ایک بیش قیمت تحفہ

(منقول از ہفت روزہ بدر قادیان ۲۱ر جولائی ۱۹۶۶ء)

وہ دن ہمارے لئے کسی صورت میں عید سے کم نہ تھا جب ہمیں تفسیر صغیر عکسی کا پیکٹ موصول ہوا۔ پیکٹ کھولتے ہی اس نفیس تحفہ کو دیکھکر دل باغ باغ ہو گیا۔ ظاہری و باطنی خوبیوں کا یہ مرقع، خلافتِ ثالثہ کے مبارک زمانہ کی پہلی برکت ہے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بہترین یادگار۔ حضور رضہ نے اپنی مبارک زندگی کے آخری ایام میں اس تحفہ کی تالیف فرمائی اور قرآن کریم کے معانی و مطالب کو ایسے دلنشین انداز میں جمع کر دیا کہ مبتدی اور منتہی یکساں طور پر اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

احادیث نبوی میں خبر دی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں علوم قرآنی دنیا سے اٹھ جائیں گے۔ اور فارسی النسل کے بعض جوانمرد انہیں واپس لائیں گے ــــ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ علوم لائے گئے۔ اور دنیا نے قرآن کریم کی نرالی شان کو نئے انداز میں مشاہدہ کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کے نظیر تھے تفسیر کبیر کی ضخیم جلدوں میں قرآن کریم کے علوم و معارف کے دریا بہا دئے۔ اور تفسیر صغیر انہیں کا ایک شاندار نمونہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پسر موعود (مصلح موعود) کی نسبت بالہام الٰہی بتایا گیا تھا کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" اور ساتھ ہی اس بابرکت وجود کو حقیقت اسلام اور صداقتِ قرآن کریم کے لئے عظیم الشان نشان آسمانی بھی قرار دیا گیا۔ جس کے ظاہر کئے جانے کی بڑی غرض یہ تھی کہ

"تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ۷۷ سالہ کامیاب زندگی سب کے سامنے ہے۔ اور تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر دونوں کا مطالعہ اس بات کا ظاہر و باہر ثبوت ہے عیاں راچہ بیاں؟

قرآن کریم ایسی عظیم الشان کتاب ہے جس کی نسبت حضرت ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

یرفع بہ اقواماً
ویضع آخرین

قرآن کریم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ بعض قوموں کو سربلند فرمائے گا اور دوسری قوموں کو قعر مذلت میں ڈالدے گا۔ گویا قدرتِ حق کی طرف سے قوموں کا عروج و زوال آئندہ کے لئے قرآن کریم کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا۔ چنانچہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے۔ یہ قرآن کریم ہی کی برکت تھی کہ عرب کے بادیہ نشین اور بھیڑوں بکریوں کے چرواہے دنیا کے معلم اور بادشاہ بن گئے۔ اور جن قوموں نے قرآن کریم کو قبول نہ کیا اور اس کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔ ان کی تمام شان و شوکت خاک میں مل گئی ــ!!

نہ صرف مخالفین بلکہ قرآن کریم کے حاملین نے بھی اسی رنگ کا مشاہدہ کیا جب ان کے اپنے عملوں میں کوتاہی آنے لگی تو نکبت و ادبار کی گھٹاؤں سے وہ بچ نہ سکے اور آج مسلمانوں کی جو زبوں حالی نظر آتی ہے۔ اس کا اصل سبب بھی قرآن کریم سے منہ موڑ لینا اور اس کی طرف سے غفلت برتنا ہے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

عبرت اور موعظت کے رنگ میں اسی اہم نکتہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو تاکید فرمایا:-

"تمہارے لئے ایک ضروری
تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف
کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو
کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے
جو لوگ قرآن کو عزت دینگے
وہ آسمان پر عزت پائیں گے"
(کشتی نوح صـ۳۰)

اس پرآشوب زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اپنی بعثت کے ساتھ قرآنی علوم و معارف کا بیش بہا خزانہ لائے اور حضرت مصلح موعود آپ کے نقش قدم پر چلے زیر نظر تفسیر صغیر اسی بحر بیکراں کا ایک قیمتی موتی ہے اور بے شمار خوبیوں کا مرقع۔

۱۹۵۸ء تک اس مبارک تفسیر کے چار ایڈیشن شائع ہو چکے تھے اور سال رواں میں اس کا پانچواں اور چھٹا ایڈیشن نہایت دیدہ زیب صورت میں آرٹ پیپر پر عکسی طبع ہوا۔ جس کے سبب ۱۳۵۴ صفحات کا مضمون اسی سائز کے ۸۰۴ صفحات میں بڑی عمدگی سے سما گیا اور بایں ہمہ ہر صفحہ نہایت دلکش۔ جاذبِ نظر اور لکھائی چھپائی میں ہر حرف صاف اور روشن اور پڑھنے میں بہت آسان۔ صفحہ کے دائیں جانب نصف میں آیاتِ قرآنی صاف ستھرے خط میں لکھی گئی ہیں۔ بائیں جانب صفحہ کے دوسرے نصف حصہ میں ہر آیت کے سامنے اس کا اردو میں سلیس (لفظی) ترجمہ دیا گیا ہے۔ اور تشریح کے لئے اسی صفحہ سے متعلق مختصر مگر جامع نوٹ حاشیہ میں علیحدہ درج ہیں جن سے ہر طبقہ کا قاری یکساں طور پر استفادہ کر سکتا ہے۔

مزید برآں یہ کہ ابتداء میں سو صفحہ کا ایک جامع انڈیکس ہے جس میں قرآن کریم کے بہت سے ضروری اور اہم مضامین کے اشارات حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کئے گئے ہیں۔ اس کے ذریعہ قرآن کریم سے مختلف مضامین کی تلاش میں بڑی مدد ملتی ہے۔ یہ انڈیکس بجائے خود ایک اہم تالیف اور بے حد مفید اور قیمتی خزانہ ہے۔

اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بابرکت سایہ کو جماعت کے سروں پر تا دیر سلامت رکھے کہ آپ کی ذاتی دلچسپی اور قرآن کریم کے ساتھ دلی محبت و الفت اور خاص توجہ کے نتیجہ میں جماعت کو بالخصوص اور باقی دنیا کو بالعموم نعمت عظمیٰ میسر آئی۔

ادارۃ المصنفین ربوہ کے جملہ کارکنان ہم سب کے دلی شکریہ کے حقدار ہیں۔ جن کی توجہ اور محنت اور شفقت کے نتیجہ میں تفسیر صغیر عکسی کی طباعت و اشاعت کا سب کام حسن و خوبی انجام پایا! فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ تم میں سے بہتر وہ ہیں جو قرآن کریم کو پڑھیں اور پڑھائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ ایک بڑا احسان ہے کہ حضور نے قرآن کریم کو سہل طریق سے سمجھنے کی راہ نکال دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص نگرانی میں اس قیمتی خزانہ کا حصول سب کے لئے آسان کر دیا ــ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اب یہ جماعت کا کام ہے کہ اس احسان کو پہچانے اس نعمت کی قدر کرے اور اس میں بیان فرمودہ تعلیمات کو اپنے لئے حرزِ جان بنائے۔!!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک دوسری تحریک کے پیش نظر جماعت کے ہر فرد کو جلد سے جلد قرآن کریم باترجمہ سیکھ لینے کی تاکید کی گئی ہے اور تفسیر صغیر اس ارشاد کی تعمیل کے لئے بہترین اور بابرکت ذریعہ ہے

آرٹ پیپر پر عکسی چھپائی کی خوبصورت دیدہ زیب مجلد کا ہدیہ صرف ۲۲ روپے مع محصولڈاک ہے شائقین حضرات دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے توسط سے حاصل کر سکتے ہیں۔

فوری ضرورت

صیغہ فضل عمر ہسپتال میں ایک ڈسپنسر کی آسامی کے لئے ایک کوالیفائڈ ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ گریڈ گورنمنٹ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق ۱۷۵-۵-۱۱۵ ہوگا۔ خواہشمند احباب مورخہ [illegible] تک اپنی درخواستیں امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ اور چٹ نمبر کا حوالہ خوشخط لکھا کریں

پاکستان ویسٹرن ریلوے ڈویژنل آفس لاہور

نیلام عام

ایک ویگن کوئلہ جو غیر تقسیم شدہ حالت اور کوئی دعویدار نہ ہونے کی صورت میں [illegible] ریلوے اسٹیشن پر پڑا ہوا ہے مورخہ ۹ راگست ۱۹۶۶ء کو دس بجے بذریعہ نیلام عام فروخت کیا جائیگا

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور) IMF(L)1883

دارالضیافت ربوہ میں موصول ہونیوالی رقوم

ماہ جون ۱۹۶۶ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے صدقات و عطایاجات کی رقوم موصول ہوئیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔
خدا تعالیٰ قبول فرماوے آمین ثم آمین۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو اور ہر شر و بلا سے محفوظ رکھے۔

(مرزا انور احمد افسر لنگر خانہ ربوہ)

صدقات

		روپے
فاروق احمد صاحب ہیڈ ضلع دادو سندھ	صدقہ	۱۰
بیگم نعمان جان صاحبہ راولپنڈی	صدقہ بکرا	۳۲
محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	صدقہ	۵
بیگم صاحبہ حبیب الرحمان صاحب درد ربوہ	صدقہ	۱۰
جامعہ نصرت ربوہ	"	۲۰
زینب صدیقہ صاحبہ تلکوال	صدقہ بکرا	۵۰
سید انور علی صاحب	صدقہ	۵
مس مریم حسن شاہ ربوہ	صدقہ	۱۰
فہمیدہ بیگم صاحبہ اسلامیہ پارک لاہور	صدقہ	۲۰
اقبال بیگم صاحبہ کراچی	صدقہ بکرا	۴۰
خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ مرحوم	صدقہ	۲۰
چوہدری محمد شریف صاحب لاہور	صدقہ بکرا	۵۰
والدہ بشیر احمد صاحب راولپنڈی	صدقہ	۱
خلیل احمد شالامار چک ۳۶۷	صدقہ	۱
شیخ مبارک احمد صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۲۵
مریم صاحبہ بنت پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ	صدقہ	۱۰
محمد بشیر احمد سعد علی امیر جماعت جھنگ صدر	صدقہ بکرا	۵۰
ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کراچی	" "	۵۰
ملک حبیب الرحمان ربوہ	" "	۲۵
شاہنواز صاحب کراچی	" "	۱۵۰
ملک صفی اللہ صاحب ربوہ	صدقہ	۱
مسز نعمان جان صاحبہ راولپنڈی	صدقہ بکرا	۱۰۰
مریم صدیقہ صاحبہ جامعہ نصرت	صدقہ	[illegible]
ڈاکٹر حمید احمد صاحب	صدقہ	۴

عطایاجات

محترمہ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ لائلپور	عطیہ	۱۰
حکیم میر پیر احمد صاحب سیالکوٹ	"	۱۵
والدہ صاحبہ ملک ممتاز احمد صاحب بھکہ	"	۲
قائم دین صاحب ڈرائیور لائلپور	"	۱۰

(افسر دارالضیافت)

دعائے مغفرت

میری خالہ بخت سوائی صاحبہ زوجہ ملک صادق محمد صاحب موضع کھائی کلاں میں وفات پا گئی ہیں مرحومہ بہت نیک پابند صوم و صلوٰۃ تھیں احمدیت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عاشق محمد پٹواری سکنہ مجوکہ ضلع سرگودہا)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ سب اکاؤنٹنٹس ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان

تنخواہ ۲۰۵-۱۰-۲۲۵-۱۵-۳۶۰ سپیشل ۳۵/- ماہوار
شرائط:۔ کامرس کی ڈگری۔ تجربہ۔ عمر ۳۰ تک۔ پانچ سالہ ملازمت لازم۔
عرصہ ٹریننگ ۲ ماہ۔ تنخواہ دوران ٹریننگ ۲۵۰/- ماہوار۔ تحریری ٹسٹ بعد ٹریننگ انٹرویو کراچی میں۔ درخواستیں ۳۰/۷/۶۶ تک بنام چیف ریڈ منسٹریٹو آفیسر ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک آف پاکستان حبیب سکوائر۔ پوسٹ بکس ۵۰۶۵ کراچی ۲ (پ۔ٹ ۲۱/۷/۶۶)

۲۔ سٹینو ٹائپسٹس کی ضرورت

تنخواہ ۱۳۵-۷-۱۷۰-۱۰-۲۷۰-۱۵-۳۱۵ سپیشل پے ۲۵/-
شرائط: میٹرک۔ سکونت نارورن ٹیلی کمیونیکیشن ریجن۔ عمر ۱/۹/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۵
سپیڈ شارٹ ہینڈ ۸۰۔ ٹائپ ۴۰۔ درخواستیں ۲۵/۸/۶۶ تک بنام ڈائرکٹر ٹیلی گرافس لاہور۔ (پ۔ٹ ۲۳/۷/۶۶)

۳۔ داؤد فاؤنڈیشن برائے غیر ملکی تعلیم

پوسٹ گریجوایٹ تعلیم سائنس ڈاکٹری و ٹکنالوجی۔ دو سال کے لئے اوارڈ۔ انٹرویو کراچی میں
شرائط: تعلیمی کیریر فرسٹ کلاس۔ داخلہ مل چکا ہو۔
درخواستیں ۳۱/۷/۶۶ تک مجوزہ فارم میں بشمول فوٹو سٹیٹ نقول مارکس شیٹ و منظوری داخلہ بنام سکرٹری داؤد فاؤنڈیشن حبیب سکوئیر۔ بندر روڈ کراچی (پ۔ٹ ۲۳/۷/۶۶)

۴۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ حیدر آباد

سہ سالہ ڈپلومہ کورسز ٹیکنالوجیز (۱) آٹوموبائیل و ڈیزل ٹکنالوجی ۴۵ سیٹیں (۲) سول ٹکنالوجی ۴۰ سیٹیں (۳) الیکٹریکل ٹکنالوجی ۴۵ سیٹیں (۴) مکینیکل ٹکنالوجی ۴۰ سیٹیں (۵) ڈرل ڈیزائن و ڈرافٹنگ ٹکنالوجی۔ شرط میٹرک سائنس و ریاضی۔
درخواستیں مجوزہ فارم میں بشمول ۲ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو و مارکس شیٹ و دو عدد واپسی پندرہ پندرہ پیسے والے لفافوں کے ۲/۸/۶۶ تک بنام پرنسپل۔
پراسپکٹس و فارم کے لئے ۵۰ پیسے کا پوسٹل آرڈر اور ۴۰ پیسے کی ٹکٹوں والا لفافہ (پ۔ٹ ۲۳/۷/۶۶)

۵۔ ریلوے کلرک درجہ اول

تنخواہ ۱۱۵-۵-۱۷۵ الاؤنسز علاوہ۔ شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن
ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ سکونت لاہور ڈویژن۔ عمر ۲۵/۸/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۵
درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی یک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار ۲۵/۸/۶۶ تک بنام مینیجر سٹیل شاپ پی ڈبلیو آر مغلپورہ۔ (پ۔ٹ ۲۲/۷/۶۶)

(ناظر تعلیم)

شکریہ احباب

میرے والد بزرگوار مولوی عبدالمغنی صاحب کی وفات پر احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے کثرت سے خطوط آئے ہیں۔ ہم نے فرداً فرداً اکثر کو جواب دیا ہے۔ مگر پھر بھی کئی بہنوں اور بھائیوں کو اپنی کمزوری صحت کی وجہ سے جواب نہ دے سکی۔ میں الفضل کے ذریعہ سب کا تہ دل سے سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور امید کرتی ہوں کہ آئندہ بھی تمام احمدی بھائی بہنیں ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں والد صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(اہلیہ ماسٹر کرامت اللہ صاحب نیا محلہ نزد مسجد احمدیہ جہلم)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بھانجی عزیزہ ثریا بیگم عرصہ سے بیمار ہے اب بیماری بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد ابراہیم شاد ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول جیون چک ضلع ۱۱۴ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ خاکسار کے چچا خیر محمد صاحب مرحوم کا لڑکا اور ڈیرہ دی کے لڑکے اور لڑکی نے اس سال ایف۔ اے و میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار محمد عمر کارکن دفتر الفضل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۶ جولائی۔ وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ اگر امریکہ چاہے تو کشمیر کا تنازعہ ہمیشہ کے لئے طے کرا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جھگڑا ویٹ نام سے کم اہم نہیں اور اگر امریکہ ہزاروں میل دور سائیگون میں اپنی فوج اتار سکتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ کشمیر کی سنگین صورت حال کو محسوس نہ کرے جس کا تعلق اس کے ایک اتحادی سے ہے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار کل کراچی میں ایک انٹرویو دیتے ہوئے کیا۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ بھارت اور پاکستان سے جنگ کے موقع پر امریکہ کا جو کردار رہا اس کے بارے میں ہم اپنی شکایات کو اگر انتہائی کم کر کے بھی بیان کریں تو بھی کہا جا سکتا ہے کہ ستمبر کی جنگ میں امریکہ زیادہ مثبت کردار ادا کر سکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ چین اور امریکہ دونوں سے ہمارے تعلقات متوازن ہیں۔ اور دونوں حکومتیں ہمارے موقف کو سمجھتی ہیں۔ وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ پاکستان ایسی فضا ہموار کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ کہ امریکہ اور چین اپنے اختلافات طے کرنے کے لئے آپس میں بات چیت کر سکیں انہوں نے کہا کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ مغربی طاقتوں اور کمیونسٹ ملکوں دونوں سے متوازن تعلقات رکھنے کی پالیسی پر چلتا رہے گا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ ہم ویٹ نام کے تنازعہ کو بات چیت کے ذریعہ حل کرنے کے حامی ہیں اور اس سلسلہ میں اگر ہم سے کہا گیا تو ہم عالمی امن کی خاطر اس بارے میں کسی قسم کا کردار ادا کرنے سے نہیں ہچکچائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جھگڑا فوجی طریقہ سے حل نہیں ہو سکتا اور ہم سمجھتے ہیں کہ ویٹ نام میں ۱۹۵۴ء کی جنیوا کانفرنس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنا کر ہی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔

• ٹوکیو ۲۶ جولائی۔ ٹوکیو پہنچنے والی خبروں کے مطابق کل مبینہ طور پر شمالی ویٹ نام اور امریکی طیاروں میں فضائی جنگ ہوئی۔ لیکن اس سلسلہ میں کسی قسم کی تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ البتہ سائیگون میں ایک امریکی ترجمان نے کہا کہ شمالی ویٹ نام کے خلاف معمول کے مطابق کارروائی جاری ہے ادھر صدر جانسن کے گشتی سفیر مسٹر ایورل ہیریمن نے کہا ہے کہ شمالی ویٹ نام میں جو امریکی ہوا باز قید ہیں ان کی تعداد ۱۰۰ ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ تعداد ۳۰ بتائی جاتی ہے لیکن فی الحال صحیح اعداد و شمار بتانے مشکل ہیں۔

ایک فوجی ترجمان نے بتایا کہ گذشتہ روز امریکی فوج نے سائیگون سے ڈیڑھ سو میل دور دریائے میکانگ کے چاول کی پیداوار کے علاقے میں ۲۹ ویٹ کانگ حریت پسندوں کو ہلاک کر دیا ہے امریکی فوج نے اس علاقے کو ویٹ کانگ حریت پسندوں سے پاک کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق کمبوڈیا کی سرحد کے قریب مزید ۱۶ ویٹ کانگ حریت پسندوں کو ہلاک کیا گیا۔ ترجمان نے بتایا دونوں کارروائیوں میں سرکاری فوج کو معمولی نقصان پہنچا ہے۔

ویٹ کانگ حریت پسندوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے گذشتہ روز دانانگ کے مشرق میں ہیوک فام کے ہوائی اڈے پر ہلکی توپوں سے بمباری کی جس سے ۱۶ امریکی ہیلی کاپٹر اور طیارے تباہ ہو گئے۔

• ہنوئی ۲۶ جولائی۔ نیویارک کی ایک اطلاع کے مطابق صدر ہوچی منہ نے کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم کے نام تار بھیجا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ شمالی ویٹ نام فی الحال زیر حراست امریکی ہوا بازوں کے خلاف مقدمہ چلانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

کولمبیا براڈکاسٹنگ سسٹم کے ترجمان نے بتایا ہے کہ صدر ہوچی منہ کا تار جس میں مقدمہ نہ چلانے کا خیال ظاہر کیا گیا ہے براڈکاسٹنگ کے گذشتہ ہفتے کے تار کے جواب میں موصول ہوا ہے جس کے ذریعہ صدر ہوچی منہ سے دریافت کیا گیا تھا کہ وہ امریکی ہوا بازوں کے خلاف مقدمہ چلانے یا نہ چلانے کے بارے میں اطلاع ارسال کریں تاکہ براڈکاسٹنگ سسٹم عوام کو صورت حال سے آگاہ کر سکے۔

• جکارتہ ۲۶ جولائی۔ صدر سوکارنو نے لفٹننٹ جنرل احمد سوہارتو کی سربراہی میں انڈونیشیا کی نئی کابینہ کا اعلان کر دیا ہے پانچ وزیروں پر مشتمل پریذیڈیم بنایا گیا ہے جس کے سربراہ جنرل سوہارتو ہیں کابینہ میں ۲۹ وزراء ہوں گے۔ صدر سوکارنو بدستور ملک کے انتظامی سربراہ رہیں گے۔

جنرل سوہارتو کو دفاع اور فوجی سلامتی کے محکمے دیئے گئے ہیں پریذیڈیم کے دوسرے چار ارکان میں ڈاکٹر آدم ملک وزیر خارجہ، ابراہیم خالد وزیر معاشرتی بہبود سلطان ہمینگو بونو وزیر انتصادیات و خزانہ اور سنوسی ہارجادنیاتا وزیر صنعت و ترقیات شامل ہیں۔

جنرل سوہارتو نے بعد میں اعلان کیا کہ صدر سوکارنو سے وزیر اعظم کا عہدہ واپس لے لیا گیا ہے البتہ وہ بدستور ملک کے انتظامی سربراہ رہیں گے انہوں نے بتایا کہ نئی کابینہ میں فوج کے صرف ۲ ارکان کو شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح کالعدم کمیونسٹ پارٹی کا یہ دعویٰ باطل ہو گیا ہے کہ نئی کابینہ میں اکثریت فوجی جرنیلوں کی ہوگی۔

• راولپنڈی ۲۶ جولائی۔ کل بعد دوپہر راولپنڈی میں موسلادھار بارش کی وجہ سے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں ایک نوجوان محمد بخش اور اس کی بیٹی بھی شامل ہے۔

موسم کی خرابی کی وجہ سے پاکستان انٹرنیشنل ایرلائن کے تین طیارے بھی تاخیر سے راولپنڈی پہنچے۔

موسم کی خرابی کی وجہ سے پی آئی اے کی کراچی۔ لاہور۔ اور کابل سے راولپنڈی آنے والی سروسیں تاخیر سے پہنچیں۔ موسلا دھار بارش تقریباً چار بجے شروع ہوئی اور ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہی بارش کے ساتھ ساتھ زبردست آندھی بھی جاری رہی۔

• راولپنڈی ۲۶ جولائی۔ مسٹر این ایم عقیلی نے کل صبح ایوان صدر میں مرکزی کابینہ کے وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھایا ان سے صدر ایوب نے حلف لیا۔ مسٹر عقیلی فی الحال وزیر بے محکمہ ہوں گے تاہم وہ ۲۵ اگست کو وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب سے وزارت خزانہ کا چارج لیں گے۔ مسٹر شعیب اپنے موجودہ عہدہ سے ۲۵ اگست کو سبکدوش ہو رہے ہیں۔ جس کے بعد وہ عالمی بنک میں چلے جائیں گے۔

• نئی دہلی ۲۶ جولائی۔ وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے کل الزام لگایا کہ چینی ماہرین مجاہدین اور انصاروں کو فوجی تربیت دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں خاص طور پر چینی طرز کی فوجی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ وہ پارلیمنٹ کے اجلاس کے پہلے روز چین اور پاکستان کے تعلقات کے بارے میں بعض سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔

یہ پہلا موقع ہے کہ کسی ذمہ دار بھارتی رہنما نے سرکاری طور پر اس قسم کا الزام عائد کیا ہو۔ اس سے قبل بھارتی اخبار البتہ اس قسم کی خبریں شائع کرتے رہتے ہیں۔

سردار سورن سنگھ نے اعتراف کیا کہ پاکستان اور روس کے تعلقات دوستانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روس پاکستان سے بہتر تعلقات دوستانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روس پاکستان سے بہتر تعلقات کا خواہش مند ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ پاکستان آزاد خارجہ پالیسی برقرار رکھے گا۔

• کھٹمنڈو ۲۶ جولائی۔ نیپال اور متحدہ عرب جمہوریہ آپس میں سفارتی تعلقات قائم کریں گے۔ نیپالی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ براعظم افریقہ کا وہ پہلا ملک ہے جہاں نیپال کا سفیر مقرر کیا جائے گا۔

• لیوپولڈ ویل ۔ ۲۶ جولائی۔ کسانگنی۔ (سٹینلے ویل) میں اس ہفتہ کرائے کے ۳۰۰ سفید فام سپاہیوں اور کٹنگا کے تقریباً آٹھ سو فوجیوں نے جو بغاوت کی تھی از خود ختم ہو گئی ہے۔ کانگو ریڈیو نے خبر دی ہے کہ کسانگنی میں پوری طرح امن بحال ہو گیا ہے۔ قبل ازیں کانگو کے وزیر اعظم باغیوں سے بات چیت کے لئے کل لیوپولڈ ویل سے کسانگنی پہنچے تھے۔

• واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ امریکہ کے وزیر خوراک مسٹر فری مین نے اشارۃً کہا ہے کہ امریکہ بھارت کی غذائی امداد میں کمی کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو کتنا گندم فراہم کیا جائے۔ اس بات کا انحصار حالات پر ہے اس سے قبل خبر آ چکی ہے کہ ویٹ نام کی جنگ کے بارے میں مسز اندرا گاندھی کے ایک بیان پر امریکہ سخت ناراض ہے۔

امریکہ میں مسز اندرا گاندھی کے جس بیان پر آج کل شدید ردعمل ظاہر کیا جا رہا ہے وہ ۱۶ جولائی کو جاری ہونے والا مشترکہ اعلامیہ ہے جو روس اور بھارت کے وزیر اعظم کے مذاکرات کے اختتام پر جاری کیا گیا تھا

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ "انصاراللہ" ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے سالانہ چندہ صرف چھ روپے [illegible]

اسلام کی نئی زندگی اور نئے علمِ کلام کا ایک اور اعتراف

غلبۂ اسلام کے متعلق مشہور مستشرق سر ہملٹن گب کا اظہارِ خیال

(محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ہمارے قریب رہنے والے مسلمان مفکرین اور اہلِ قلم ابھی یہ فیصلہ نہیں کر پائے کہ اسلام کی آئندہ ترقی تلوار سے ہوگی یا قلم سے۔ لیکن خدائی تقدیر خاموشی سے اپنا کام کئے جاتی ہے۔ ستر برس کا عرصہ ہوا کچھ لوگ اسلام کو دلائل سے غالب کرنے کی امید لے کر میدان میں اتر پڑے۔ جہاں بھی وہ جا سکے گئے۔ وہ افریقہ میں بھی پہنچے جہاں ان کے پاؤں ماشاء اللہ خوب جم گئے۔ افریقہ میں ان کے کام کا کیا حال ہے اسے بہتر ہے کہ دوسرے لوگ بیان کریں۔ انگریزی کی مثل ہے کھیل کا حال کھیلنے والوں کو اتنا معلوم نہیں ہوتا جتنا کھیل دیکھنے والوں کو۔ کھیلنے والے کی نظر کھیلنے میں ہوتی ہے اور کھیل دیکھنے کی طرف کم۔

حال ہی میں ایک کتاب مغربی مبصرین نے مل کر لکھی ہے نام ہے "اسلام کے بین الاقوامی تعلقات" سرِ فہرست باب سر ہملٹن گب کا لکھا ہوا ہے جو اب اسلامیات پر حجت کی اتھارٹی ہیں۔ لندن اور آکسفورڈ میں پروفیسر رہ چکے ہیں۔ اب امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر بن کر جانے کیا کیا ہیں وہ اپنے باب کے آخر میں لکھتے ہیں:-

"جہاں تک اسلام کے خارجی (یعنی دوسری قوموں سے) تعلقات کا سوال ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان وہ پہلی سی آویزشیں تو نہیں رہیں — بلکہ ان کی جگہ اگر ایک دوسرے کا لحاظ نہیں تو ایک دوسرے کی قوت کا احساس ضرور پیدا ہو گیا ہے باہمی معاملات کو جبر اور دباؤ سے حل کرنے کا خیال بھی نہیں رہا لیکن پرانی رقابتیں ہنوز باقی ہیں اور اس کے سب سے زیادہ آثار اس وقت براعظم افریقہ میں رونما ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کے اندرونی مسائل اور ان کی داخلی مشکلات کچھ بھی ہوں اور مستقبل ان کے کچھ بھی نتائج مرتب کرے لیکن اسلام نے مسلمانوں میں جو معاشرتی اور سیاسی شعور پیدا کر رکھا ہے وہ اب بھی قائم و دائم ہے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں آئندہ بھی جاری و ساری رہے گا۔

میں یہ پیشگوئی تو نہیں کرتا کہ اسلام اپنی عسکری قوت کے بل پر دنیا پر دوبارہ غالب آنا چاہے گا۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ دنیا کے مختلف حصوں کے مسائل پر نظر ڈالنے سے جو امکانات ہمارے سامنے آ رہے ہیں، ان میں سے ایک امکان جسے اگر اہلِ مغرب نظر انداز نہ کریں تو ان کے لئے اچھا ہے، یہ ہے کہ اب شاید اسلام ایک نئی زندگی اور نیا علمِ کلام لے کر دوبارہ دنیا پر چھا جانے والا ہے۔"

طاس کے علاقہ میں شدید بارش

پانچوں دریاؤں میں سیلاب

لاہور ۲۷ جولائی۔ طاس کے علاقوں میں شدید بارشوں کے سبب صوبے کے پانچوں دریاؤں میں سیلاب آگیا ہے۔ لیکن صورتِ حال کسی بھی مقام پر تشویشناک نہیں ہے ہر جگہ پانی حقیقی خطرے کے نشان سے کافی نیچے ہے۔

سرکاری اطلاعات کے مطابق کالا باغ اور خانکی کے مقامات پر چناب اونچے درجے کے سیلاب کی حالت میں تھا۔ خانکی میں صبح ۶ بجے پانی کا اخراج ایک لاکھ ۸۰ ہزار پانچ سو انیس کیوسک تھا لیکن شام ۴ بجے اخراج بڑھ کر دو لاکھ تین ہزار ایک سو اکتالیس ہو گیا ان دونوں مقامات پر پانی کی سطح لحظہ بلحظہ بلند ہو رہی ہے۔ راوی ستلج۔ جہلم اور سندھ میں درمیانے درجے کی طغیانی ہے۔ دریائے سوات بھی طغیانی پر ہے۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۴ اگست ۶۶ء بوقت سات بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواران کو چاہیئے کہ وقت مقررہ پر ٹاؤن کمیٹی کے دفتر کے سامنے پہنچ جائیں۔ اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

روسی میزائل اور مگ طیارے بھاری تعداد میں شمالی ویت نام پہنچ گئے

جدید جنگی سامان روسی ماہرین کی رہنمائی میں استعمال کیا جائے گا

لندن ۲۷ جولائی۔ شمالی ویت نام نے امریکہ کے ہوائی حملوں کا پوری طاقت سے مقابلہ کرنے کے لئے بہت بڑی تعداد میں میزائل اور مگ طیارے حاصل کر لئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ روس اور مشرقی یورپ سے یہ ہتھیار دھڑا دھڑ شمالی ویت نام پہنچائے جا رہے ہیں۔ روس کے فوجی ماہرین بھی وہاں پہنچ گئے ہیں۔

واضح رہے کہ معاہدہ وارسا میں شامل ممالک نے حالیہ ایک اجلاس میں شمالی ویت نام کو امریکی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر قسم کی امداد فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

باور کیا جاتا ہے کہ شمالی ویت نام میں پہنچنے والے روسی ماہرین شمالی ویت نامیوں کو میزائل کے استعمال کی تربیت دیں گے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ جنگ کے دوران انہیں چلانے میں بھی مدد دیں۔ دریں اثنا مشرقی جرمنی نے ویت نام کے کمیونسٹوں کو ۲۰ لاکھ ڈالر کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام آج پیکنگ روانہ ہو رہے ہیں

راولپنڈی۔ ۲۷ جولائی۔ صدر مملکت کے مشیر برائے سائنسی امور ڈاکٹر عبدالسلام آج چین کے دورے پر پیکنگ روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ چار سائنس دانوں پر مشتمل پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے جا رہے ہیں وفد کے تین ارکان پہلے ہی چین میں موجود ہیں۔ اور ماہرین طبیعات کی کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔

سیول ۲۷ جولائی:- جنوبی کوریا میں شدید بارش اور چٹانیں گرنے سے ساٹھ افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ — مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۶۶ء بروز سوموار بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب آف ماریشس کے اعزاز میں دفاتر تحریک جدید کے باغیچہ میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں صدارت کے فرائض قائمقام امیر مقامی محترم جناب سید داؤد احمد صاحب نے ادا فرمائے۔ مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب جامعہ احمدیہ میں چار سال کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد عنقریب اپنے وطن واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ تقریب میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس مقامی کے عہدیداران کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے نمائندگان نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی نے کی۔ مجلس مقامی کے ناظم عمومی مکرم عبدالمنان خان صاحب نے مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ مکرم سوکیہ صاحب نے جوابی تقریر میں مجلس مقامی کا شکریہ ادا کرنے کے بعد فرمایا کہ مجھے مرکز سلسلہ میں چار سال مقیم رہ کر کونوا مع الصادقین کے قرآنی حکم پر عمل پیرا ہونے کی سعادت میسر آئی ہے اور میں نے بفضل اللہ تعالیٰ روحانی اور علمی رنگ میں بہت فائدہ اٹھایا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ مرکز سلسلہ میں قیام کی برکات ہمیشہ میرے شاملِ حال رہیں اور مجھے خدمت دین کی توفیق ملتی رہے۔

محترم جناب سید داؤد احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ احمد شمشیر سوکیہ صاحب نے ۴ سال تک جامعہ احمدیہ میں بہت ذوق اور شوق کے ساتھ تعلیم حاصل کی۔ اور یہ کہ انہوں نے دوسرے طلباء کے لئے بہت اچھا نمونہ قائم کیا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔